بائنری ٹریڈنگ کا حکم

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2291

تاریخ اجراء: 08جمادی الثانی1445ھ/22دسمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

انٹرنیٹ پر ارننگ کے لئے بائنری ٹریڈنگ نام کا پلیٹ فارم متعارف کروایا گیا ہے، اس میں ٹریڈنگ کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ صارف سب سے پہلے اپنا اکاؤنٹ تشکیل دیتا ہے، پھر پلیٹ فارم میں لاگ ان کرتا ہے، اس کے بعد ٹریڈنگ کے لئے اثاثہ منتخب کرتا ہے یعنی کون سی چیز مثلاً کرنسی، کرپٹو، سونا وغیرہ میں ٹریڈنگ کرنی ہے، (یعنی اس کی قیمت کا اندازہ لگانا ہے) اس کا انتخاب کرتا ہے، اس کے بعد ایکسپائر ٹائم سلیکٹ کرتا ہے یعنی کتنے ٹائم میں ٹریڈنگ مکمل کرنی ہے، اس کے بعد ٹریڈنگ کے لئے رقم کا انتخاب کرتا ہے یعنی کتنی رقم کی ٹریڈنگ کرنی ہے، کم از کم رقم ایک ڈالر ہونی ضروری ہے، (یعنی اس میں حصہ لینے کے لیے کچھ نہ کچھ رقم جمع کروانی ہوتی ہے، پھر رقم کے حساب سے جواب درست ہونے پر زائد رقم ملتی ہے) اس کے بعد اصل ٹریڈنگ کرنی ہوتی ہے یعنی منتخب کئے ہوئے اثاثہ کی قیمت آئندہ بڑھے گی یا کم ہو گی، اس کے متعلق پیشن گوئی کرنی ہوتی ہے، اگر صارف کو قیمت بڑھنے کی توقع ہے تو "CALL" کو دباتا ہے اور اگر قیمت کم ہونے کی توقع ہو تو "PUT" دباتا ہے، پیشن گوئی کرنے کے فوراً بعد صارف کی ٹریڈنگ کا نتیجہ، صارف کے بیلنس پر ظاہر ہو جاتا ہے یعنی پیشن گوئی درست ثابت ہونے پر صارف کو اپنی ٹریڈ کی ہوئی رقم کے ساتھ اتنا نفع ملے گا۔ پھر جب واقعتاً پیشن گوئی درست ثابت ہو جائے تو صارف کو اپنی ٹریڈ کی ہوئی رقم کے ساتھ ساتھ مقررہ نفع مل جاتا ہے اور اگر پیشن گوئی درست ثابت نہ ہو تو صارف کی اصل ٹریڈ کی ہوئی رقم بھی ضائع ہو جاتی ہے، اسے نہیں ملتی، شرعی رہنمائی فرمائیں کہ مذکورہ بائنری ٹریڈنگ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں جو ٹریڈنگ کی صورت بیان کی گئی ہے وہ ناجائز و حرام ہے کہ یہ در حقیقت ٹریڈنگ (تجارت) نہیں بلکہ جوا ہے کیونکہ یہاں کسی چیز کی خرید و فروخت نہیں کی جارہی کہ ایک طرف سے کوئی قیمتی چیز دی جاری ہو، جس کے

بدلے میں رقم لی جارہی ہو بلکہ یہاں رقم جمع کرواکر در حقیقت امید موہوم پر پانسہ ڈالا جارہا ہے کہ اگر میں نے جو اندازہ لگایا ہے کہ اس کی قیمت بڑھے گی یازائد ہو گی، وہ درست ہو گیاتو جتنی رقم جمع کروائی ہے، سامنے والے سے اس سے زائد مل جائے گی اور اگر میرااندازہ غلط ہواتو میری رقم ضائع ہو جائے گی اور وہ سامنے والے کی ہو جائے گی اور یہی جواہے اور جواسخت حرام ہے۔

جُوئے کی حرمت کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوشراب اور جوااور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام توان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔ (سورۃ المائدۃ، پارہ 7، آیت 90)

جُوئے کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فخر الدین عثمان بن علی زیلعی حنفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (متوفی 743ھ) تبیین الحقائق میں فرماتے ہیں: "واللفظ للثالث، القمار من القمر الذی یزاد تارۃ، وینقص اخری، وسمی القمار قمارا لان کل واحد من المقامرین ممن یجوزان یذھب مالہ الی صاحبہ، ویجوزان یستفید مال صاحبہ۔۔۔ وھو حرام بالنص "ترجمہ: قمار، قمر سے مشتق ہے جو کبھی بڑھتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے، قمار کو قمار اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں یہ امکان ہوتا ہے کہ جوے بازوں میں سے ایک کامال دوسرے کے پاس چلا جائے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کامال حاصل کرلے، اور جوانص سے حرام ہے۔ (تبیین الحقائق، مسائل شتی، ج6، ص227، مطبوعہ القاھرۃ)

شرح السیر الکبیر للسرخسی میں ہے "وأما إذا كان المال مشروطا من الجانبين فهو القمار بعينه. والقمار حرام۔۔۔ إذا وقع الاختلاف بين اثنين في مسألة وأراد الرجوع إلى الأستاذ وشرط أحدهما لصاحبه أنه إن كان الجواب كما قلت أعطيتك كذا، وإن كان كما قلت لا آخذ منك شيئا فهذا جائز، **وإن كان شرط من الجانبين فهو القمار** "ترجمہ: اور بہر حال جب مال دونوں طرف سے مشروط ہو تو یہ خالص جواہے اور جواحرام ہے۔ جب دوطلبہ کے مابین اختلاف واقع ہو اور وہ حل کے لئے استاذ کی طرف رجوع کاارادہ کریں اور ان میں سے ایک دوسرے سے شرط لگائے کہ اگر استاذ کاجواب وہی ہواجو تونے کہاتو میں تمہیں اتنے پیسے دوں گااور اگر میرے جواب کے مطابق استاذ کاجواب ہواتو میں تجھ سے کچھ بھی نہیں لوں گاتو ایسا کرناجائز ہے **اور اگر دونوں کی طرف سے (مال کی) شرط ہو تو وہ جواہے**۔ (شرح السیر الکبیر، ص86، 85الشرکۃ الشرقیۃ للاعلانات)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”اس اجمال کی تفصیل مجمل یہ ہے کہ حقیقت دیکھئے تو معاملہ مذکورہ بنظر مقاصد ٹکٹ فروش و ٹکٹ خراں ہرگز بیع و شرا وغیرہ کوئی عقد شرعی نہیں بلکہ صرف طمع کے جال میں لوگوں کو پھانسنا اور ایک امید موہوم پر پانسا ڈالنا ہے اور یہی قمار ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج17، ص330، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے " طلبہ نے کسی مسئلہ کے متعلق شرط لگائی کہ جس کی بات صحیح ہوگی اس کو یہ دیا جائے گا، اس میں بھی وہ ساری تفصیل ہے جو مسابقت میں مذکور ہوئی یعنی اگر ایک طرف سے شرط ہو تو جائز ہے دونوں طرف سے ہو تو ناجائز۔" (بہار شریعت، ج03، حصہ16، ص609، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net